11933-اپنے نام گاڑی کروانے کے لیے بیوی سے معاملات صحیح نہیں کرتا

سوال

ایک عورت کے پاس کچھ رقم تھی جو اس نے تعلیمی کام سے جمع کر رکھی تھی اور اپنے بھائی کے پاس رکھی تھی، شادی کے بعد اس نے بھائی سے کہا کہ وہ اسے اپنی تجارت میں شریک کرلے اور اسے اس کا حصہ اسے دیتا رہے۔

لیکن یہ تجارت کامیاب نہ ہوئی اس بنا پر اس نے وہ مال اپنی بہن کو واپس کردیا، اس رقم سے خاوند اور بیوی نے ایک گاڑی خریدی کچھ مدت بعد خاوند ملک سے باہر چلا گیا اور خاوند کا بھائی گاڑی استعمال کرتا رہا اور اس نے تقریبا گاڑی کی نصف قیمت ادا کردی۔

مشکل یہ ہے کہ:

کیا بیوی نے کوئی اسلامی تعلیمات کے مخالف کام کیا ہے کہ اس نے شروع میں ہی اپنے خاوند کو اپنی رقم نہیں دی؟

اور کیا اس پر یہ واجب تھا کہ وہ گاڑی اپنے نام نہ خریدتی بلکہ اسے خاوند کے نام خریدنی چاہیے تھی؟

کیا اس کے نتیجہ میں اسلامی لحاظ سے ایسا کرنا صحیح ہے کہ خاوند اپنی بیوی کی اساسی ضروریات بھی پوری نہ کرے اور معاملات میں بھی بیوی کو تنگ کرے؟

کیا خاوند پر واجب نہیں کہ وہ بیوی اور اولاد کی بنیادی ضروریات کو پورا کرے وہی اس کا مسؤل نہیں؟

اور کیا ایسا کرنا (یعنی بیوی اور اولاد کی ضروریات پوری کرنا) اگر وہ ان کا خرچہ برداشت کرتا ہے تو یہ اس کی جانب سے صدقہ ہے؟

پسندیدہ جواب

بیوی پر لازم نہیں کہ وہ اپنی رقم اور مال خاوند کے حوالے کرے، کیونکہ یہ اس کی رقم
ہے جو اس کی ملکیت ہے، ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ وہ اس سے تنازل کرتی ہوئی اسے چھوڑدے
اور اس میں سے کچھ حصہ خاوند کو دے یا پھر اپنے بھائی کو دے یا کسی اور کو اگر وہ ایسا
اپنی مرضی سے کرتی ہے تو جائز ہے۔

اور بیوی پر یہ بھی لازم نہیں کہ وہ اپنی گاڑی خاوند کے نام کروائے، لیکن اگر وہ
اپنا یہ حق معاف کرتی ہے تو پھر کوئی حرج نہیں، نیز اس بنا پر خاوند کے لیے یہ جائز

نہیں کہ وہ اپنی بیوی سے برا سلوک کرے تاکہ وہ اپنا مال اسے دے ، بلکہ اس پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ اپنے مال میں سے بیوی اور بچوں پر خرچ کرے اور ان کے نان ونفقہ کا انتظام کرے نہ کہ بیوی کے مال سے ۔

اس پر یہ بھی ضروری ہے کہ وہ دوسری بیویوں کی طرح اس بیوی کے لیے بھی رہائش کا انتظام کرے اور اسی طرح اولاد کی رہائش کا انتظام بھی اس پر واجب ہے ، اور اگر وہ بیوی بچوں پر خرچ کرنے میں اجر وثواب کی نیت کرے تو اللہ تعالی اسے اجر وثواب سے بھی نوازے گا اگرچہ یہ اس پر واجب ہی ہے ۔

واللہ اعلم .